ادبیات

"منزلِ محبت"

از

(جناب مولوی ابو البیان حماد)

جادۂ محبت میں ہم قدم بڑھاتے ہیں — خیر ہو الٰہی پھر اُن سے دل لگاتے ہیں
دل پہ چوٹ کھاتے ہیں اور مُسکراتے ہیں — مُسکراتے جاتے ہیں چوٹ کھاتے جاتے ہیں
پھر جہانِ الفت میں انقلاب، لاتے ہیں — داستانِ غم اپنی ہم انھیں سُناتے ہیں
جھیلتے ہیں ہر مشکل نقدِ جاں گنواتے ہیں — اُن کے چاہنے والے خون میں نہاتے ہیں
ظلمتِ شبِ غم کا چیر کر جگر ہمدم! — مشعلِ تمنا کی لو زبس بڑھاتے ہیں
کاش اور بڑھ جائے اپنی یہ خلش، یارب — اک عجیب لذت سی، دردِ دل میں پاتے ہیں
حادثاتِ سنگین و واقعاتِ غم آگیں — جس قدر بھلاتا ہوں یاد آتے جاتے ہیں
دور ہوتے جائیں گے اور بھی وہ منزل سے — راہ زن کو جو راہی، راہ بر بناتے ہیں
ناز کیوں نہ ہو ہم کو اپنے بختِ روشن پر — بارگاہِ الفت میں بار، پھر جو پاتے ہیں
منزلِ محبت کی جستجو ہمیں بھی ہے — ساقیو! ٹھہر جاؤ ہم بھی ساتھ آتے ہیں
اپنی، اپنی، قسمت ہے اپنا اپنا حصہ ہے — کھوتے والے کھوتے ہیں، پانے والے پاتے ہیں
آج بھی زمانے کو جستجو ہماری ہے — ہم بھٹکنے والوں کو راستہ بتاتے ہیں

جان کر گہر اُن کو رولتے ہیں سب حماد
اشک اپنی پلکوں پر جب بھی جھلملاتے ہیں

"تخلیقِ انسان"

از

(جناب شمس نوید)

پھینکتی انجم ز مہتاب پہ ذرّوں کی کمند
جو عناصر سے بھی آزاد، عناصر میں بھی بند
ایک گردش اُٹھی سیاروں کی گردش سے بلند
کوہ میں جوالا مکھی، بحر میں طوفان بنا
اور — "انسان" بنا!

دل کی دھڑکن نہ تھی کونین کی رعنائی کے پاس
زندگی جنتِ تخلیق میں سوئی تھی اُداس
میکدہ سرد تھا مفقود تھی عرفاں کی پیاس
گمشدہ خلد میں اللہ کا رومان بنا
اور — "انسان" بنا!

آگ اور نور کے مابین جگہ پاتا ہوا
بھوک اور تیاگ کے جذبات سے ٹکراتا ہوا
خود تڑپتا کبھی ماحول کو تڑپاتا ہوا
خطرۂ جنگ لئے امن کا امکان بنا
اور — "انسان" بنا!